جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ اخاء ۱۳۴۲ ہش ۵ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۴۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عبادت کے دو حصے ہیں ایک خدا تعالےٰ کا خوف اور دوسرا اس کی محبت

خوف اور محبت دو حق ہیں جو اللہ تعالےٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے

"عبادت کے دو حصے تھے۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالےٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالےٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے اسی لئے فرمایا ہے والذین اٰمنوا اشد حبا للہ اور دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالےٰ ہی کو قرار دیا جاوے۔ یہ دو حق ہیں جو اللہ تعالےٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے۔ ان دونوں قسم کے حقوق کے ادا کرنے کے لئے یوں تو ہر قسم کی عبادت اپنے اندر ایک رنگ رکھتی ہے مگر اسلام نے دو مخصوص صورتیں عبادت کی اس کے لئے مقرر کی ہوئی ہیں۔

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے مگر اللہ تعالےٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا۔ اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالےٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔"

(الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

– محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب –

ربوہ ۲۳ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ البتہ شام کے وقت ضعف کی شکایت ہو گئی۔ رات کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہے آپ کو درد گردہ اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔
- ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو گزشتہ دو دن بخار کی تکلیف رہی۔ اب پہلے کی نسبت آرام ہے۔ احباب شفائے کامل کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب عالمی عدالت کے جج منتخب ہو گئے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۲۲ اکتوبر۔ کل یہاں اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل اور جنرل اسمبلی نے جن کے ایک ساتھ اجلاس منعقد ہوئے عالمی عدالت کے پانچ نئے جج منتخب کئے۔ ان میں پاکستان کے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی شامل ہیں۔ نئے جج حسب قواعد ۹ سال کے عرصہ کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ وہ ۶ فروری ۱۹۶۴ء سے چارج لیں گے۔ یاد رہے محترم چوہدری صاحب پہلے بھی ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۱ء تک اس عدالت کے جج رہ چکے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب کے علاوہ جو نئے جج منتخب ہوئے ہیں ان کے نام یہ ہیں (۱) برطانیہ کے سر جیرالڈ فٹز مارس (۲) میکسیکو کے لوئیس پاڈلا نروو (۳) سنی گال سپریم کورٹ کے آئزک فارسٹر (۴) فرانس کے انڈرے گراس۔

عالمی عدالت کے ججوں کی تعداد ۱۵ ہوتی ہے۔ آئندہ فروری میں بین الاقوامی عدالت کے جن ججوں کی مدت ملازمت ختم ہونے والی ہے وہ پانامہ، ارجنٹائن، فرانس، میکسیکو اور برطانیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مرتبہ پہلی بار افریقہ کا ایک نمائندہ ہیگ کی عالمی عدالت کا جج منتخب ہوا ہے اور وہ سنی گال کے آئزک فارسٹر ہیں۔

صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ اکتوبر۔ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ جن کا پچھلے دنوں گردہ کا اپریشن ہوا تھا بفضلہ تعالیٰ اب بہتر ہیں اور چل پھر رہی ہیں۔ طبیعت میں بے چینی بھی ہے۔ کل بخار ۱۰۰ کے قریب رہا۔ زخم کے ٹانکے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۶۳ء

اسلام کا طریق کار

بعض لوگ شاید یہ خیال کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ سیاست کو اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے کہ اسلام انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتا ہے اور چونکہ سیاست بھی انسانی زندگی کا ایک شعبہ ہی ہے اسلئے اسلام سیاست میں بھی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اسلام تمام انسانی زندگی پر صبغۃ اللہ پھیرنا چاہتا ہے اور ہر کام میں تقویٰ کی تلقین کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم شروع ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدى للمتقين

یعنی قرآن کریم متقیوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنی تمام زندگی کے کاموں کو تقویٰ کے ساتھ بجالائے۔ اگر تقوٰے نہ ہو تو بظاہر مقدس سے مقدس عبارت بھی اسلام میں کوئی قیمت نہیں رکھتی اور اگر تقویٰ ہو تو دنیوی سے دنیوی کام بھی دین میں شمار ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سیاست میں جو ایک شعبہ حیات ہے جو لوگ تقویٰ کے ساتھ حصہ لیتے ہیں وہ دین ہی کا کام کرتے ہیں۔

اس کے باوجود جماعت احمدیہ جس بات کی نفی کرتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلام کو بالجبر قائم کرنا ہرگز اسلامی سیاست نہیں ہے کیونکہ اسلام کے نزدیک ہر قسم کا جبر تقویٰ کے منافی ہے اس لئے جو لوگ اسلام کے نام پر سیاسی پارٹی بنا کر خواہ کتنے بھی جمہوری اصولوں سے ملکی اقتدار پر قابض ہونے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اقتدار کی تلوار سے لوگوں کے دلوں سے زنگ اتاریں وہ غیر متقیانہ فعل کرتے ہیں اور جیسا کہ اسلامی اصطلاح میں کہا گیا ہے فسادفی الارض کی بنیاد استوار کرتے ہیں۔

دنیا میں کوئی دینی ہو یا دنیوی ایسی تحریک نہیں جو بزور کامیاب بنائی جاسکے چنانچہ خود مودودی صاحب تسلیم کرتے ہیں اپنی تصنیف "الجہاد فی الاسلام" کے صـ۱۲۹ پر دعوت و تبلیغ کے اصل الاصول کے زیر عنوان لکھتے ہیں :-

"اگر کوئی شخص سر پر تلوار چمکتی ہوئی دیکھ کر لا الٰہ الا اللہ کہدے مگر اس کا دل بدستور ماسویٰ اللہ کا بتکدہ بنا رہے تو دل کی تصدیق کے بغیر یہ زبان کا اقرار کسی کام کا نہیں۔ اسلام کے لئے اس کی حلقہ بگوشی قطعاً بیکار ہے۔ دین حق تو خیر بڑی چیز ہے، دنیا کی معمولی تحریکیں بھی جن کا منشا محض دنیوی مقاصد کا حصول ہوتا ہے اپنی کامیابی کے لئے ایسے پیروؤں پر کبھی بھروسہ نہیں کرسکتیں جو صرف زبان سے ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوں مگر دل سے ان کے مؤید نہ ہوں۔ بد دل، غیر مخلص اور جھوٹے پیروؤں کو لے کر آج تک کسی تحریک نے کامیابی کا منہ نہیں دیکھا ہے اور یقیناً ایسے گوشت پوست کے لوتھڑوں کو لے کر جو صداقت کی روح سے بالکل خالی ہوں، کوئی شخص دنیا کے میدان مسابقت میں قدم رکھنے کی جرأت اور فوز و فلاح تک پہنچنے کی امید نہیں کرسکتا۔ پھر بھلا غور کرو کہ جس دین کے پیش نظر دنیا کی کامیابی نہیں بلکہ آخرت کی فوز و فلاح ہو جو دین نیت اور اعتقاد کو عمل کی بنیاد قرار دیتا ہو جو دین خلوص و صداقت کی روح کے بغیر عمل کی کوئی قیمت نہ سمجھتا ہو جو دین تمام عالم بشری کی اصلاح کی عظیم الشان تحریک لے کر اٹھا ہو اور جس کی تحریک نے دنیا میں وہ کامیابی حاصل کی ہو جو آج تک کسی تحریک کو حاصل نہیں ہوئی، کیا ممکن تھا کہ وہ اپنی دعوت کا کام تلوار کی گونگی زبان کے سپرد کرتا؟ کیا یہ ہوسکتا تھا کہ وہ خلوص و صداقت کو چھوڑ کر مجبورانہ اطاعت اور بیچارگی کے اقرار پر قناعت کرتا؟ کیا وہ ایسے پیرو حاصل کرکے مطمئن ہوسکتا تھا جن کے دل خدا کے خوف سے خالی مگر تلوار کی ہیبت سے معمور رہوں؟ کیا ایسے بزدل اور بودے آدمیوں کو وہ کوئی وزن دے سکتا تھا جو محض جان بچانے کے لئے کسی عقیدے کو جس کی صداقت کے وہ قائل نہ ہوں قبول کرلیں؟ اور اگر وہ ایسا ہوتا تو کیا اسے وہ کامیابی حاصل ہوسکتی تھی جو اس نے فی الحقیقت حاصل کی؟"

(الجہاد فی الاسلام صـ۱۳۰-۱۳۱)

مودودی صاحب نے اس مضمون کو کافی حد تک کھینچا ہے اور بڑی اچھی طرح اسلام کی دعوت و تبلیغ کے اصل الاصول کو واضح کیا ہے۔ مگر آپ نے اس عنوان کے شروع میں ایک ایسی ذہنی الجھن کا اظہار کیا ہے کہ جس سے آپ کی یہ تمام فصاحت و بلاغت محض بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔ ذرا اس الجھن کا اندازہ بھی کرلیجیئے۔ آپ اس عنوان کے تحت شروع ہی میں فرماتے ہیں :-

"حقیقت یہ ہے کہ آیت قتال یا آیت جزیہ کا مضمون لا اکراہ فی الدین کی مذہبی آزادی سے متعارض نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے غلطی سے سمجھ لیا ہے بلکہ وہ صرف اس آزادی کو جو ابتدائً بلا شرط عطا کی گئی تھی ایک ضابطہ اور ایک اصول کے تحت لے آتا ہے۔ اول اول جبکہ مسلمان ضعیف تھے اور ان میں وہ خدمت انجام دینے کی قوت پیدا نہیں ہوئی تھی جو امۃ وسطا اور خیر امۃ ہونے کی حیثیت سے اللہ تعالےٰ ان سے لینا چاہتا تھا، مسلمان صرف لکم دینکم ولی دین ہی نہیں کہتے تھے بلکہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم بھی کہتے تھے ان میں اتنی قوت نہ تھی کہ دنیا کو مفاسد اخلاقی سے بزور پاک کردیں اور فتنہ و فساد کا نام و نشان مٹا دیں اس لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں ایک ہی طریقہ پر ہوتے رہے یعنی جس طرح رسول کریم اور آپ کے پیرو لوگوں کو توحید کے اقرار، رسالت کے اقرار، یوم آخر کے اعتقاد اور نماز کی اقامت کی دعوت دیتے تھے، اسی طرح زنا، چوری، قتل اولاد، قول زور، قطع طریق اور صد عن سبیل اللہ وغیرہ سے بھی صرف نفرت دلانے اور زبان سے روکنے ہی پر اکتفا کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان کمزوری و بے بسی کی حالت سے نکل گئے اور ان میں اپنے مشن کو عملی جامہ پہنانے کی طاقت آگئی تو مذہبی آزادی کا یہ اصول تو اپنی جگہ بدستور قائم رہا کہ کسی شخص کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جائے گا لیکن یہ فیصلہ کردیا گیا کہ جہاں ہمارا بس چلے گا وہاں لوگوں کو بدکاری و شرارت، فتنہ و فساد اور اعمال منکرہ کے ارتکاب کی آزادی ہرگز نہ دی جائیگی پس اس وقت امر بالمعروف کا دائرہ نہی عن المنکر سے الگ ہوگیا۔ نہی عن المنکر میں تو دعوت تبلیغ کے ساتھ تلوار بھی شامل ہوگئی اور اسنے تمام دنیا کو فتنہ و فساد سے پاک کردینے کا بیڑا اٹھا لیا، خواہ دنیا اس پر راضی ہو یا نہ ہو لیکن امر بالمعروف کے دائرہ میں وہی لا اکراہ فی الدین اور ما انت علیہم بجبار کا اصول برقرار رہا۔"

(ایضاً صـ۱۲۹)

اسلام کے طریق کار میں یہ تبدیلی گندہ مودودی صاحب کی ایجاد بندہ ہے۔ یہ الجھن ہے جس میں مودودی صاحب دانستہ یا نادانستہ پھنس کر رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس پر یہ وہی مہلک الزام ہے جو مستشرقین لگاتے چلے آئے ہیں یعنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ میں کمزور تھے تو آپ نے نرمی اختیار کئے رکھی مگر جب مدینہ میں پہنچ کر آپ کو قوت حاصل ہوگئی تو آپ نے نرمی کو ترک کردیا اور تلوار اٹھا لی اور معصوم لوگوں پر پل پڑے۔ نعوذ باللہ من ھذا الخرافات۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کو یہ ذہنی الجھن کیوں پیدا ہوئی ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے کسی زیادہ غور کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ ہمارے بزرگ اہل علم حضرات نے عہد نبوی اور عہد خلافت راشدہ کی تاریخ کے ہر پہلو کو حتی الوسع اجاگر کرنیکی کوشش کی ہے تاہم بعض تاریخ نویسوں نے اس کو محض ایک غزوات اور حرب اور اسلامی فتوحات کا ایک گلدستہ بنانیکی کوشش کی ہے جیسا کہ مثلاً علامہ واقدی ہے۔ ایسی تصانیف قطع نظر اسکے کہ جو بڑھا بھی لیتے ہیں کچھ زیب داستاں کیلئے اکثر غلط بیانیوں سے پر ہیں اگر وہ صد فیصدی صحیح صحیح واقعات بھی بیان کرتی ہیں تو پھر بھی وہ محض فتوحات کی فہرست دینے کے علاوہ کسی اور بات کا ذکر نہیں کرتیں ان میں جو وجوہات بیان کی گئی ہیں اکثر نامکمل ہوتی ہیں اور نہ اسلامی تقویٰ کی پرواہ کرکے پیش کی جاتی ہیں۔

ہمیں حیرانی ہے کہ خود مودودی صاحب نے اپنی اسی تصنیف میں اسلامی اصول جنگ کا وضاحت سے ذکر کیا ہے لیکن اسلام کے غلبہ شمشیر کے نشہ میں وہ اس قدر چُور رہیں کہ اپنی ان وضاحتوں کے باوجود وہ اس ذہنی الجھن میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ اور دشمنان اسلام یورپی مستشرقین سی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ دوسری چیز جس نے شاید آپ کو اس الجھن میں مستحکم کیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے اسلامی حکومت کے

(باقی صـ۴ پر)

مسیحیت کی تاریخ میں پولوس کی اہمیت

پولوس کے نظریات اسلام کی حقیقی تعلیم کے سراسر منافی ہیں

مکرم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۳)

شریعت گناہ اور فضل

پولوس نے اپنی اس طبعی خاصیت کا دوسرے مسائل میں خوب اظہار کیا ہے۔ اور وہ ہیں شریعت۔ گناہ۔ فضل اور ایمان و عمل کے مسائل ہیں اس کے تمام خطوط میں ان موضوعوں پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے موسوی شریعت کے خلاف ایک میدان کارزار گرم کر رکھا تھا۔ وہ جہاں جاتا موسوی شریعت کے خلاف نعرہ لگاتا۔ اس نے اپنے شاگردوں کو یہ فلسفہ دلنشین کرنے کے لئے اپنی فلسفہ دانی کے ایسے ایسے ثبوت دیئے ہیں جس کی یونانی فلسفہ سے لے کر آج تک کے فلسفہ میں نظیر نہیں ملتی۔ اور طرزِ استدلال ماشاء اللہ اتنا لطیف ہے۔ کہ نرے وکیل کے ملاتے ملاتے سارا تانا بانا بکھر جاتا ہے۔

پولوس رسول نے مقدس پطرس وغیرہ کے مقابل اپنے علم و بزرگی کو جو فوقیت دی ہے دراصل اس کی وجہ اس کا یہی نظریہ تھا جس کو شریعت۔ گناہ اور فضل کا نظریہ کہتے ہیں پولوس نے جس طمطراق سے یہ مسئلہ پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کو مذہبی دنیا کی کوئی نادر دریافت سمجھتا تھا۔ حضرت موسےٰ و عیسےٰ کوئی اس نکتہ معرفت سے واقف نہ تھے اگر واقف ہوتے تو اپنی قوم کو کہتے۔ شریعت دیتے نہ اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتے۔

پولوس رسول نے جس طرح اس مسئلہ کو اپنی عزت و وقار کا مسئلہ بنا کر پیش کیا۔ اس کے سمجھنے میں ہمیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ آج بھی ہمارے سامنے بہت سے لوگ شریعت گناہ اور فضل کا مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ ہم پولوس رسول کو ان کے حالات پر قیاس کر کے سمجھ سکتے ہیں۔

مبہم تحریکوں کا خاصہ

امت محمدیہ میں ہزاروں محدث۔ مفسر اور فقہا گذرے ہیں۔ ان بزرگوں نے علم دین کی تدوین و ترتیب میں بڑی کاوش سے کام لیا ہے۔ یہ انہیں اکابرین کی کوششوں کا نتیجہ ہے آج مسلمانوں کے علوم و ادب میں نہایت قیمتی جواہر پارے پائے جاتے ہیں۔ لیکن جب کبھی عوام کے سامنے کوئی مجہول الحال آدمی آکر ایک نعرۂ مستانہ لگا دیتا ہے کہ "شریعت اور ہے اور طریقت اور"۔ علماء دین تو صرف علم شریعت رکھتے ہیں۔ اسرار طریقت کیا جانیں بس عوام کے لئے اس مجہول الحال آدمی کے اس نعرۂ مستانہ میں وہ کشش ہوتی ہے کہ ان کے سامنے علماء اور فقہا مات ہو جاتے ہیں۔ لوگوں میں فوراً پروپیگنڈا ہو جاتا ہے کہ اس شخص میں کوئی پوشیدہ طاقت پائی جاتی ہے یہ خدا کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ پیغمبروں سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔ اور ان کے سر پر جنات کے سرداروں کا سایہ ہے۔ ان کی شہرت عوام میں اس طرح پھیل جاتی ہے۔ جس طرح جنگل میں آگ پھیلتی ہے۔ عوام اس سے بیسیوں خلاف شریعت احکام دیکھتے ہیں۔ اور یہ کہہ کر اس کی ان حرکات کی تاویل کر دیتے ہیں۔ کہ اجی یہ تو مقام معرفت پر ہیں۔ ان کو شریعت سے کیا کام۔ چونکہ انسان نفسیاتی اعتبار سے کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ جس تحریک میں جتنا ابہام و اجمال ہوگا۔ وہ اس کو اتنی ہی مرعوب ہوگی۔ یا جس آدمی کی شخصیت جتنی پُر اسرار ہوگی۔ اس میں ان کے لئے اتنی ہی کشش ہوگی۔

اس زمانہ میں یہ بات ہم ڈاکٹر اقبال کے نظریہ خودی سے سمجھ سکتے ہیں۔ لفظ خودی کی کوئی معین تعریف دشوار ہے۔ خود اقبال نے جب اسرار خودی لکھی تو اس کو "رموز بیخودی" بھی لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان کی نظم "شکوہ" اگر خودی کا کوئی شاہکار ہے تو پھر جواب شکوہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ ڈاکٹر اقبال کی خودی کی زد میں کئی مرتبہ خدا۔ جبریل اور فرشتے بھی آئے ہیں۔ اقبال نے نظریہ خودی ہی کے تحت سلسلہ نبوت کو منسوخ قرار دیا۔ حالانکہ وہ قرآن کریم و رسالت محمدی پر ایمان رکھتا تھا۔ غرض خودی ایک مبہم سا لفظ ہے۔ اور اس کی حقیقت سمجھنے والے خال خال ہی ملتے ہیں۔ لیکن اس لفظ سے اقبال پرستوں کی عقیدت کا یہ حال ہے کہ جہاں کسی تحریر میں خودی کا لفظ آیا۔ اور ان پر وجد و حال طاری ہونے لگا۔

حسین بن منصور حلاج

غرض عوام کو مجہول الحال آدمی۔ مبہم تحریک اور مجمل الفاظ کے استعمال میں زیادہ لطف آتا ہے۔ وہ علمائے دین کے سیدھے سادھے راستے کو چھوڑ کر نام نہاد صوفیاء کی بھول بھلیوں میں چلنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ آج آپ دیکھیں کہ محفل سماع میں منصور حلاج شمس تبریز اور عمر خیام کے نام بہت عقیدت سے لے جاتے ہیں جس مصرع میں ان صوفیاء میں سے کسی کا نام آیا۔ بس سامعین جھوم اٹھے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کے نزدیک ان بزرگ صوفیاء کی زندگی میں ابہام و اجمال پایا جاتا ہے۔ کوئی واضح تصور زندگی نہیں۔ اس کے برعکس اگر اس محفل میں حضرت امام ابوحنیفہ امام بخاری اور شاہ ولی اللہ رحمہم الصالحین کے نام آجائیں تو ایسا معلوم ہوگا کہ سبھوں کے منہ کا مزہ کرکرا ہو گیا۔ اس لئے کہ یہ اکابر واضح الفاظ میں قرآن کریم کی اتباع کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ان کی زندگی کا نصب العین سبھوں کو معلوم ہے۔ ایسے لوگوں کو قرآن پاک کی ان آیات میں اتنا لطف نہیں آتا۔ جن میں طہارت اطوار اور پاکیزگی عمل کی تاکید کی گئی۔ جن کا لطف خواجہ حافظ شیرازی کی اس نظم میں آتا ہے کہ

صوفی گلے بچیں مرقع بخار بخش
وین زہد خشک را بمے خوشگوار بخش
طامات و زرق در رہ آہنگ و چنگ نہ
تسبیح و طیلساں بمے خوشگوار بخش

اس صوفی پرستی کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ ان کے نزدیک زندگی ایک مبہم سی عبادت کا نام ہے۔ ان کا کوئی صاف شستہ نصب العین ہے نہ مقصد زندگی۔ درحقیقت ایسے تمام لوگ پولوس کے نقش قدم پر ہوتے ہیں۔ ان سبھوں کا وظیفہ بھی فضل ہی ہوتا ہے۔ یہ سب یہی دعوے کرتے ہیں کہ ہم فضل خداوندی کے وارث ہیں۔ اور جو ہمارے پاس آئے گا۔ اس پر خدا کا فضل ہو جائے گا۔ اس قسم کے مسلمان صوفیاء نے فضل کی بجائے طریقت، معرفت اور حقیقت کے الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔

مسئلہ شریعت و فضل

اس جگہ پہنچ کر ہم کو شریعت اور فضل و طریقت کے مسئلہ پر ذرا زیادہ سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ پولوس رسول نے جو شریعت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ آخر وہ شریعت ہے کیا۔ موسوی شریعت میں جو اخلاقی باتیں بتائی گئی ہیں پولوس ان کا منکر نہیں۔ وہ خود گلتیوں میں ان باتوں پر عمل ضروری قرار دیتا ہے۔ اس نے معاشرت جیسے میاں بیوی کے تعلقات اور والدین کی اطاعت کے متعلق بہت اچھی تعلیم دی ہے۔ ہم ان کی تحریریں دیکھ کر یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا یہ فضل خداوندی حاصل کرنے کے ذرائع نہیں۔ کیا شریعت ان احکام کے مجموعہ کا نام نہیں۔ جس سے طہارت اذکار تزکیہ نفس اور اصلاح احوال کے علاوہ جسمانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

مذاہب عالم میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے اپنی علت غائی یہ نہ بتائی ہو کہ وہ انسان کو فضل خداوندی کا وارث بنانا چاہتا ہے۔ یعنی مذہبی نقطۂ نظر سے محض اتباع شریعت کوئی مقصد نہیں۔ اصل مقصد فضل خداوندی کا حصول ہے۔ اس لئے ہر شریعت نے اس طریق کار کی سخت مذمت کی ہے۔ جس کی ظاہری صورت میں تو اتباع شریعت نظر آتا ہو۔ مگر مقصد فضل خداوندی کا حصول نہ ہو جیسے ریاکاروں کی نماز۔ روزہ اور صدقہ و خیرات یہ سب مردود ہیں۔ چونکہ اس طرح عمل کرنے والا انسان فضل خداوندی حاصل کرنے کی بجائے انسان کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

غرض ہر شریعت انسان کو فضل خداوندی حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ایک دستور زندگی اور ایک ضابطہ حیات مرتب کر کے پیش کرتی ہے۔ لیکن وہ انسان جو خلیع الرسن ہوتا ہے۔ اور ذمہ داریوں سے گریز کرتا ہے۔ اس کو شریعت کی پابندی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اور وہ شریعت کے مقابل ایک محاذ قائم کر کے کہتا ہے کہ شریعت تو ایک لعنت ہے۔ اگر فضل خداوندی چاہتے ہو تو شریعت سے آزاد ہو جاؤ۔

پولوس کا تصور شریعت

پولوس بھی یہی نعرہ لگاتا ہے۔ اس کے نزدیک شریعت کا جو تصور ہے۔ وہ بہت عجیب و غریب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ شریعت سے صرف گناہ کی تشخیص ہوتی ہے۔ لیکن گناہ کا اثر کیسے زائل ہوگا۔ شریعت یہ نہیں بتاتی۔ البتہ پولوس اس کا علاج بتاتا ہے کہ مسیح کے خون اور بپتسمہ کے پانی پر ایمان لانے سے

یہ اثر زائل ہوجاتا ہے اس کے نزدیک شریعت محض ایک منفی تصور کا نام ہے۔ پولوس نے موسوی شریعت کا مطالعہ کیا تھا یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ وہ کاہنوں کے خاندان سے تعلق رکھتا تھا جو موسوی شریعت پر بڑی سختی سے عمل کیا کرتا تھا۔ اس صورت میں اس کو شریعت کی غایت معلوم ہونی چاہیئے تھی مگر وہ تو شریعت کا مطلب صرف یہ بتاتا ہے کہ یہ صرف بے عملوں پر لعنت کا فتوےٰ صادر کرنے آئی ہے۔ لہٰذا شریعت کو خیرباد کہدو۔ شریعت ہوگی نہ احکام ہوں گے نہ لعنت ہوگی۔ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لے آؤ اور شریعت کی لعنت سے نجات پاجاؤگے۔

پولوس رسول نے خداوند یسوع مسیح کے خون اور بپتسمہ کے پانی کو جو غیر معمولی اہمیت دی ہے اس کی مثال بالکل حسین بن منصور حلاجؒ کے خون کی ہے جس کے ناقص الفحل معتقد ابھی تک یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ محض ایک نعرۂ "اناالحق" لگانے سے گناہ کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں۔

اسلامی صوفیاء

مَیں نے پولوسی تحریک کی نوعیت سمجھانے کے لئے چند مسلمان صوفیاء کے نام لئے ہیں اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ان مسلمان صوفیاء نے بھی دینِ اسلام کو اسی طرح برباد کیا جس طرح پولوس نے دینِ مسیح کو۔ مَیں نے صرف عوامی ذہنیت اور پولوس رسول کی مقبولیت کا سبب بتانے کے لئے یہ چند نام لئے ہیں۔ ان مسلمان صوفیاء میں سے کسی نے عوام کو توحید۔ رسالت اور شریعت کے خلاف کوئی تلقین نہیں کی۔ یہ سب اعلےٰ درجہ کے موحد۔ خدا پرست اور شریعت محمدی کے پابند تھے۔ مثلاً حسین ابن منصور حلاجؒ "وفیات الاعیان" اور "کامل ابن اثیر" میں ان کی جو سیرت بیان کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر پختہ ایمان رکھتے تھے ان کے قتل کی اصل وجہ خلیفہ مقتدر باللہ کے وزیر اعظم حامد کی ذاتی یا سیاسی دشمنی تھی۔ پھر انہیں جس بیدردی سے قتل کیا گیا۔ اور ان کی لاش کی جس طرح بے حرمتی کی گئی اسلامی شریعت اس کی کسی حال میں اجازت نہیں دیتی۔ ان کے قول "انا الحق" کی جو تفسیر مولانا جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی اور "فیہ مافیہ" میں کی ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں۔

شمس تبریز کی شخصیت ابھی تک ایک موضوعِ تحقیق بنی ہوئی ہے لیکن اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ وہ ایک زبردست روحانی قوت کے حامل تھے۔ ان کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ وہ مولانا رومی کے ممدوح ہیں۔

اسی طرح "خواجہ حافظ" شیرازی کی بزرگی پر بھی امت کی اکثریت کا اتفاق ہے لیکن یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ کوئی قنوطی رنگ کے صوفی نہیں تھے بلکہ ایک زندہ دل بزرگ تھے اور چاہتے تھے کہ ان کی مجلس ہمیشہ باغ و بہار بنی رہے۔

عمر خیام ریاضی کے ایک بڑے عالم اور مشہور رباعی گو شاعر گزرے ہیں۔ یہ مشہور اسماعیلی رہنما حسن بن صباح کے ہم عصر تھے پولوس ان میں سے کسی ایک کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (باقی)

لیڈر ——— (بقیہ صـ۲)

نظم و نسق قائم رکھنے والے اصولوں کو بڑھا کر دنیا سے مجرد فتنہ کے استیصال پر بھی چسپاں کر دیا ہے۔

حکومت خواہ مسلمانوں کی ہو یا غیر مسلموں کی اس کو لازماً ملک و قوم میں امن و امان کی فضا قائم رکھنے کے لئے کوئی نہ کوئی تعزیری قانون بنانا پڑتا ہے۔ اسلئے جب عہد نبوی ہی میں مسلمانوں کو حکومت حاصل ہو گئی تو اللہ تعالےٰ نے معاشرہ میں توازن قائم رکھنے اور معاشرہ کو درہم برہم کرنے والے کو ان کے ظاہری کردار کے مطابق سزائیں تجویز کیں۔ یہ کوئی اسلامی حکومت کی ہی تخصیص نہیں ہے بلکہ تمام حکومتوں کو ایسے تعزیری قوانین لازماً بنانے پڑتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ اسلام دنیا سے ہر قسم کی برائی کو مٹانے کے لئے نازل ہوا ہے اور جو چیز اسلامی تقویٰ پر مبنی نہ ہو وہ فتنہ ہی سمجھی جاسکتی ہے لیکن اسلام فتنہ کے اس وسیع معنی میں اس کو مٹانے کے لئے تلوار نہیں اٹھاتا۔ البتہ جب اس قسم کا فتنہ خود اسلامی سٹیٹ یا اسلامی ملک پر حملہ آور ہو تو اسلام اس کے دفاع کیلئے تلوار ضرور اٹھاتا ہے۔

اس بات پر پھر غور کیجئے ایک اسلامی حکومت اپنے حدود میں نظم و نسق قائم رکھنے کے لئے تعزیری قوانین بناتی ہے۔ لیکن وہ اپنے حدود سے باہر ان کو نہیں ٹھونستی اگر دوسری حکومتیں خود اپنی رضامندی سے ان تعزیری قوانین کو اپنے ملک میں اختیار کرلیں تو وہ دوسری بات ہے ورنہ اسلامی حکومت ان ممالک کے اندرونی معاملات میں ہرگز دخل اندازی نہیں کرتی۔ (باقی)

جامعہ نصرت ربوہ کا بی۔اے سال اوّل کا شاندار نتیجہ

انگلش کا نتیجہ سو فیصد رہا چھ طالبات نے فرسٹ کلاس حاصل کی

جامعہ نصرت ربوہ کا بی۔اے سال اول کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا رہا۔ کل ۴۹ طالبات امتحان میں شامل ہوئیں جو سب کی سب کامیاب ہوگئیں۔ صرف ایک کی کمپارٹمنٹ آئی۔ اس طرح نتیجہ ۹۸ فیصد رہا۔ قانتہ شاہدہ بنت قاضی محمد رشید صاحب ۲۲۱ نمبر لے کر اول آئیں نتیجہ اس لحاظ سے بھی شاندار رہا کہ انگلش میں تمام لڑکیاں کامیاب ہوگئیں اور چھ طالبات نے فرسٹ کلاس لی۔ الحمد للہ۔

رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	ڈویژن
۲۹۳۱	قانتہ شاہدہ	۲۲۱	I
۲۹۴۱	امۃ الرشید عابدہ	۱۹۴	〃
۲۹۳۴	امۃ الرفیق	۱۹۰	〃
۲۹۴۲	صادقہ بیگم	۱۸۳	〃
۲۹۳۵	امۃ الرشید	۱۸۱	〃
۲۹۶۹	منصورہ جبیں	۱۸۶	〃
۲۹۲۳	ساجدہ روبینہ	۱۶۳	II
۲۹۲۶	امۃ الباسط	۱۷۶	〃
۲۹۳۰	انیسہ	۱۶۸	〃
۲۹۳۲	طاہرہ بانو	۱۷۸	〃
۲۹۳۳	قدسیہ بشریٰ	۱۶۸	〃
۲۹۳۶	شوکت آرا	۱۷۲	〃
۲۹۳۷	بشریٰ صدیقہ	۱۷۵	〃
۲۹۳۸	عزیزہ قریشی	۱۷۵	〃
۲۹۳۹	مبشرہ طاہرہ	۱۶۸	〃
۲۹۴۳	سعیدہ اختر	۱۵۹	〃
۲۹۴۶	بشرہ چودھری	۱۵۵	〃
۲۹۴۸	فرخندہ اختر	۱۶۶	〃
۲۹۵۰	امۃ الباسط	۱۵۲	〃
۲۹۵۱	امۃ النعیم اختر	۱۶۲	〃
۲۹۵۴	ارشاد	۱۵۶	〃
۲۹۵۶	امۃ الوہاب	۱۵۰	〃
۲۹۵۸	قانتہ اعظم	۱۵۶	〃
۲۹۵۹	کوثر شاہین	۱۷۰	〃
۲۹۶۱	رفعت پروین	۱۵۳	〃
۲۹۶۴	امۃ النصیر	۱۵۴	II
۲۹۶۶	امۃ المنیر شوکت	۱۵۲	〃
۲۹۶۷	امۃ الواحد	۱۷۸	〃
۲۹۷۰	امۃ الباسط رحمٰن	۱۵۹	〃
۲۹۷۲	فہمیدہ بیگم	۱۵۷	〃
۲۹۷۳	قانتہ فردوس	۱۵۹	〃
۲۹۷۴	طیبہ تسنیم	۱۵۴	〃
۲۹۷۵	رفعت آرا	۱۵۵	〃
۲۹۷۶	ناصرہ مرزا	۱۶۸	〃
۲۹۲۲	منصورہ بیگم	۱۴۳	III
۲۹۲۴	اکرام باری	۱۳۰	〃
۲۹۲۵	امۃ الحمید کوثر	۱۴۸	〃
۲۹۴۴	شمیم اختر بھٹی	۱۲۶	〃
۲۹۴۵	رضیہ بھٹی	۱۴۴	〃
۲۹۴۷	نسیم اختر	۱۳۴	〃
۲۹۵۲	شمیم بشریٰ	۱۴۷	〃
۲۹۵۳	شمیم اختر	۱۳۱	〃
۲۹۵۵	نجمہ ریحانہ	۱۴۶	〃
۲۹۶۲	شمس النساء	۱۴۶	〃
۲۹۶۳	امۃ الرحمٰن	۱۴۲	〃
۲۹۶۵	طاہرہ تسنیم	۱۴۴	〃
۲۹۶۸	امۃ الماجد	۱۴۳	〃
۲۹۷۱	عائشہ صدیقہ	۱۳۰	〃
۲۹۶۰	امۃ القدیر	کمپارٹمنٹ اکنامکس	

(پرنسپل)

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کی طرف سے نمائش

سکول کی طرف سے سالانہ اجتماع کے موقع پر کچھ چیزوں کی نمائش لگائی جارہی ہے۔ سب ممبرات لجنہ اماء اللہ و دیگر مستورات کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس موقع پر اچھی اور عمدہ قسم کی چیزیں سستے داموں پر خرید کریں اس طرح ہماری حوصلہ افزائی بھی ہوگی دوسرے ادارہ کو جو رقم نفع کی بچے گی اس سے ضروری اخراجات پورے ہوسکیں گے۔ ہر ادارہ کی ترقی میں قومی تعاون کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ امید ہے آپ تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گی۔

(ہیڈ مسٹریس)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار "الفضل" خود خرید کر پڑھے۔

معاصرین سے

سچی باتیں

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید لکھنؤ

ہمارے اخبارات

پاکستان کے ایک دینی ہفتہ وار سے تحقیق

تصرف کے بعد: صفحہ ۱ پر کسی ایکٹرس یا نیم عریاں عورت کی بڑے سائز کی رنگین تصویر ایسے قلم زدہ افراد نشے میں جھوم کر اپنے عیش خانے میں آویزاں کر سکیں۔

صفحہ ۲ پر خبریں یا سچا ہوں تو اشتعال انگیز مرچیوں سے آراستہ جرائم سے متعلق ہوں تو حیا سوز اور جذبات انگیز

صفحہ ۳ پر آیات قرآنی احادیث نبوی اور آئمہ سلف کے اقوال کے ترجمے، اداریہ اور کوئی ایسا مضمون جسے ٹیڈی قسم کے نوجوان شوق سے پڑھیں۔ اور اس کے دائیں بائیں۔ اوپر نیچے سرور کونین کی حیات طیبہ اور اسلام کے دوسرے عنوانات پر کوئی مضمون۔

صفحہ ۴ و ۵ پر خبریں، خطوط اور نکات جن میں اگر کوئی سنجیدہ خط ہو جب بھی شائع ہو اور اگر کسی کو بے نقط کا بیان دینا اور کسی کی پگڑی اچھالنا ہو۔ تو اس کی بھی اجازت۔

صفحہ ۶ و ۷ پر فلمی مضامین۔ فلم ایکٹرسوں کے فوٹو، سنیما کے اشتہارات، جن میں انتہا درجہ کے سفلی جذبات کے عریاں مناظر، شرم و حیا کو غارت کرنے والے فلمی اعلانات اور نوجوانوں کو جنسی آوارگی کی لعنت میں مبتلا کرنے والے مکالمے۔

آخری صفحہ پر دنیا کے ہر حصہ سے فراہم کئے ہوئے ایسے فوٹو جن میں زیادہ سے زیادہ عریانی اور غلط کاموں کے لئے دلچسپی کا سامان ہو۔

اور انہیں صفحات میں جمعہ کے روز کراچی اور لاہور کی مسجدوں کے اوقات جمعہ پوری تفصیل سے خاص ایڈیشنوں میں نجومیوں کے مشمول محض ڈھانچے اور کرائم ناول۔ یہ ہے ہمارے ملک کی صحافت۔ اگر اس کا صحیح تجزیہ کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا معاشرہ جن اچھے برے عنصروں پر مشتمل ہے اس معاشرہ کے افراد جس اچھی بری پاک و ناپاک چیز کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ اخبارات ان عوام کے نمائندے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ ان کے ہر مطالبہ کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ اسبات کی بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں کہ اخبارات کے قاری مغربی زندگی عریانی اور فحاشی کا درس زیادہ سے زیادہ ان اخبارات سے حاصل کریں۔

—— اخبارات کی اس روش کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر قسم اخلاقی انارکی۔ جنسی لذت آوارہ مزاجی اور قتل و غارت کا درس یہ اخبارات ہی لاکھوں افراد کو ہی نہیں لاکھوں کنبوں کو دیتے ہیں۔ اور یہ کنبے بتدریج بیحیائی عیرت مردادی، اور اخلاقی زوال کی دلدل کی گہرائیوں میں گرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اخبارات کا دعویٰ ہے کہ ہم عوام کی نمائندگی کا فرض انجام دے رہے ہیں۔

"ترقی پسندی" کے بعد

ایک ہندی ماہنامہ کے ایک مضمون (ایک مسلمان مضمون نگار کے قلم سے) کا ترجمہ معاصر ہماری زبان میں:۔

"اردو شاعری نے پچھلے دس سال میں بالکل نیا چولا بدلا ہے۔ اس کی حقیقت غزل کے روپ نیز اس کے موضوع سے نہیں۔ بلکہ موجودہ نظم سے پہچانی جاتی ہے اس تبدیلی کے بعد اردو شاعری ہندی کی نئی کویتا اور سے ترقی پسند دبائوں کی شاعری کے ہم پایہ سمجھی جاتی ہے۔ . . . . . نئی اردو شاعری کبھی اپنی پیش رو ترقی پسند عناصر کی حقیقت پسندیت کے رجحان سے ہٹ کر اپنے تہذیبی سرمایہ کی حفاظت اور ترقی میں لگی ہوئی ہے۔ . . وہ ہندوستانی دیوی دیوتاؤں کے پورا نک رمز سے کر انہیں نئے معنی دے رہی ہے۔ قدیم رموز کو نئے معنوں میں استعمال کرنے کا خیال صرف ہندوستان کی اردو شاعری میں نہیں پیدا ہوا ہے۔ بلکہ پاکستان کے عوام اور اردو کے شعراء اس سے نسبتہً زیادہ متاثر ہوتے ہیں! لاہور میں اردو کے ایک نئے ناقد اور شاعر وزیر آغا نے جدید نظم کو ترقی دینے کے لئے باقاعدہ ایک نئی تحریک شروع کر رکھی ہے وہ نئی شاعری میں رمزیت کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ اور ایسی نظموں کی تائید کرتے ہیں جن میں پورانک رمز استعمال کئے گئے ہیں۔ . . . نئی شاعری کی اس نئی تحریک سے اردو نظم کی سماجی اناڑکی اور تہذیبی بنیاد خالص ہندوستانی بن چکی ہے [آگے نئی نظموں کا نمونہ دے کر] . . . اوپر والی نظموں میں برج کا بن، کیشن کی بنیا کھر دہی کا منڈل وغیرہ ایسے رمز ہیں جن کا تعلق ہندوستانی دیوی دیوتاؤں اور پرانوں سے ہے۔"

چلئے۔ آپ اب تک اس خوش فہمی میں تھے کہ ہندی دینے کو کہاں تک بچا لے گی۔ بالآخر اردو نے معنی سے اس کا اثر پذیر ہونا ضروری ہے۔

اور ہندی کا اس طرح رفتہ رفتہ اس کے اردو کے بہت قریب آجائے گی! حقیقت حال اس کے برعکس نکلی ہندی تو اردو کیا بنتی خود اردو ہندی بننے لگ گئی! — مضمون میں مبالغہ بے شبہ ہے! اور ابھی نوبت ان حدود تک تو غالباً نہیں پہنچی ہے لیکن تحریک کی ابتداء یقیناً ہو چکی ہے اور چند قدم تو وہ بہرحال اٹھا چکی ہے — اور واقعات کی یہ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ اس ارود کشی کا پرچم ہندوستانیوں سے بڑھ کر پاکستانیوں کے ہاتھ میں ہے!

ایک خبر

نئی دہلی ۱۸ ستمبر وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا نے کل راجیہ سبھا میں مسٹر عبدالغنی کے سوال کے جواب میں بتایا کہ سرکار ہند کشمیر سازش کیس میں جس میں ملزم شیخ عبداللہ سابق وزیر اعظم اور دوسرے افراد ہیں اب تک بیرون ریاست وکیل استغاثہ کی فیس اور دوسری مدوں میں

۴۴ ۶ ۳۶ ۲۷

روپیہ خرچ کر چکی ہے اور سرکار ہند کو یہ علم نہیں کہ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کتنا اس مد میں خرچ کر چکی ہے۔"

خبر کسی قسم کے تبصرہ سے بے نیاز ہے

یہ بلیک مارکٹ

سید ذوالفقار علی بخاری سابق ڈائریکٹر جنرل ریڈیو پاکستان کے قلم سے اپنے خود نوشتہ حالات کے ضمن میں جب وہ جنگ عظیم کے زمانے میں لندن میں بی بی سی کا کام کر رہے تھے:

"جب ہٹلر نے انگلستان کی آزادی کو چھین لینے کی ٹھان لی تو انگریز قوم کے افراد خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور مقابلہ کے لئے میدان میں آگئے حالانکہ اس وقت انگلستان جرمنی کے مقابلہ میں بے سروسامان تھا جوں جوں ہٹلر کی یلغار بڑھتی جا رہی تھی انگلستان کی ہمت زیادہ اور بے سروسامانی کم ہوتی جاتی تھی . . . . مجھے یہاں انگریز عوام کا ذکر کرنا ہے اور یہ دکھانا ہے کہ عوام نے کس ہمت اور کس جذبہ کا ثبوت دیا۔

جنگ کے زمانہ میں انگلستان پر کنٹرول اور راشن مسلط تھا تقریباً ہر ایک چیز راشن پر ملتی تھی اور جو اشیاء راشن کی حد سے باہر تھیں ان کی قیمت پر کنٹرول تھا مثلاً سگریٹ کی قلت تھی لیکن اس پر راشن عاید نہیں تھا ہاں قیمت پر کنٹرول ضرور تھا اس کے باوجود میں نے تمام دوران جنگ میں سگریٹ کو بلیک مارکیٹ میں بکتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ کوئی ایسی مثال میرے دیکھنے میں آئی کہ کسی نے دکان دکان پھر کر ضرورت سے زیادہ سگریٹ کی ڈبیاں جمع کر لی ہوں!"

تو یہ "بلیک مارکٹ" کی ایجاد کا سہرا ہمیں آپ کے سر ہے! اور اس ایجاد سے جتنی بھی مصیبتوں سے دوچار ہم کو آپ کو کیا عوام اور کیا خواص کو ہونا پڑا۔ وہ سب بھی آپ کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اور بلیک مارکٹ الگ رہی انگریزی قوم تو ذخیرہ اندوزی" کی ہوس میں بھی مبتلا نہیں ہوئی — انگریز قوم ہو یا کوئی بھی دوسری قوم ہمیشہ اسے عیب بینی اور نکتہ چینی ہی کی آنکھوں سے نہ دیکھئے جو بھلی والی باتیں ہوں ان سب بے تکلف لیجئے اور اس سے سیکھنے میں کوئی شرم یا ذلت محسوس نہ کیجئے

الحکمۃ ضالۃ المؤمن

کے یہی معنے ہیں ہر ایسی چیز آپ ہی کی کھوئی ہوئی چیز ہے کسی دوسرے کی ملک نہیں

غیروں کی نظر میں

آغاز اسلام سے متعلق ایک غیر مسلم اہل قلم کا بیان:۔

"نسل عرب شاعری اور خطابت میں ہمیشہ سے ممتاز چلی آرہی تھی لیکن ان صفات کے پہلو بہ پہلو شدید وہم پرستی بھی موجود تھی اور جذبات اتنے تند کہ ان کی بنیاد پر کوئی سیرت اخلاقی ممکن نہ تھی نہ قانون کا کوئی منضبط تصور تھا جو حرص و ہوس کو قابو میں رکھ سکے اور نہ کوئی حس اخلاقی۔ اور جنہوں نے زمانہ کے ان تضادات کو جتنا گہرا قبول کر لیا تھا اتنا ہی انھیں ان کی گرفت سے نکلنا دشوار تھا مورتیاں بے شمار تھیں لیکن دین و ایمان کا مطلق پتہ نہ تھا اعتقاد رسم و رواج اور گہری رسم پرستوں کی جگہ اسلام۔ اسلام نے پہلے تو عربوں کے اور پھر ساری دنیا کے سامنے انتہائی سادہ اور دلکش انداز میں اپنا پیام پیش کیا اور عمل و کردار کے محکم قوانین ایسے بنائے جن سے زیادہ وضاحت و قوت کے ساتھ شاید ہی کوئی قانون بنائے گئے ہوں"

دھارگوکی — کرس A Servey of Islamic Culture and Institutions. (ص ۹)

معاشرتی و اخلاقی قوانین کے لحاظ سے اسلام کی بلندی و برتری جس طرح اس غیر مسلم فاضل نے جاہلیت عرب کے مقابلہ میں تسلیم کی ہے ایسی ہی کھلی ہوئی برتری اسے جاہلیت فرنگ کے مقابلہ میں بھی حاصل ہے یہ تو صرف ہماری ہی مرعوب اور مسحور آنکھیں ہیں جو مغرب کی ظاہری جگمگاہٹ سے خیرہ ہو کر اپنے اسلامی ہی قانون میں قطع برید کے درپے ہو گئی ہیں"

(صدقِ جدید ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۳ء)

الفضل سے خط و کتابت اور ترسیل زر کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے متعلق ضروری ہدایات

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہی ۲۵-۲۶-۲۷ راکتوبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے تا اطفال اپنے خدام بھائیوں کی نگرانی میں بحفاظت مرکز احمدیت میں آئیں اور دینی تربیت حاصل کر کے بخیریت واپس ہوں اس طرح جو بہنیں لجنہ کے اجتماع کے لئے تشریف لائیں گی۔ وہ اپنے ہمراہ بچوں کو بھی آسانی سے لاسکیں گی۔ تا وہ بھی احمدیت کے نور سے حصہ پا سکیں۔

طفل کا سامان

باہر سے تشریف لانے والے اطفال کی رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ وہ اپنے ہمراہ۔ بستر کاغذ۔ پنسل۔ پلیٹ۔ گلاس۔ زرد رنگ کی نکر اور سفید بنیان ضرور لائیں۔

مقام اجتماع میں داخلہ

مقام اجتماع میں داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ مجالس میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد سے فوراً اطلاع دیں تا ٹکٹ جاری کرنے کا انتظام بہتر رنگ میں کیا جاسکے۔

علمی مقابلے

اس اجتماع میں زبانی تقاریر کے علاوہ مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔
(۱) تلاوت و حفظ قرآن مجید۔ (۲) نماز سادہ مترجم مع اذان (۳) چہل حدیث۔ ادعیۃ القرآن وادعیۃ حدیث وادعیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۴) نظم خوش الحانی سے زبانی سنانا۔ (۵) پیغام رسانی (۶) مشاہدہ و معائنہ (۷) بیت بازی (از درثمین۔ کلام محمود۔ درعدن (۸) تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان ہوں گے۔ ایک تقریر کے لئے صرف پانچ منٹ دئے جائیں گے۔ (ا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک پہلو (ب) احمدی بچوں کی خصوصیات (ج) مسلمان بچوں کے کارنامے (د) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۹) مجلس اطفال الاحمدیہ کی ضرورت (۹) مضمون نویسی میں شامل ہونے والوں کو نصف گھنٹہ دیا جائے گا۔ اور مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھنا ہوگا۔

ا۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت۔ (ب) ایک مثالی طفل کا روزانہ پروگرام کیا ہونا چاہیئے۔ (ج) وفات مسیح ناصری (د) اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

۱۰۔ عام دینی معلومات و ذہانت کا ایک پرچہ ہوگا۔ جس میں سب اطفال کی شرکت لازمی ہوگی۔

ورزشی مقابلے

مندرجہ ذیل ورزشی مقابلہ جات ہوں گے
فٹ بال گروپ (A) ۷ سال سے ۱۰ سال کے اطفال اس میں حصہ لے سکیں گے۔)
(۲) فٹ بال گروپ (B) ۱۰ سال سے ۱۴ سال تک اطفال اس میں حصہ لے سکیں گے۔
(۳) کبڈی گروپ اے۔ (۴) کبڈی گروپ بی (۵) رسہ کشی گروپ بی۔
(۶) اونچی چھلانگ گروپ اے اور بی۔
(۷) لمبی چھلانگ گروپ اے اور بی
(۸) دوڑ ۱۰۰ گز۔ ۴۴۰ گز

تفصیلی پروگرام

اجتماع کا تفصیلی پروگرام طبع کروا کر مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے
قائدین اور ناظمین اطفال بہتر مقابلہ کے لئے تیاری کروائیں۔ اور پھر بہترین نمائندوں کو یہاں میدان مقابلہ میں بھجوائیں تا وہ اول۔ دوم اور سوم کا درجہ حاصل کر کے انعام جیت سکیں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ سید عبدالباسط صاحب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا چھوٹا بچہ عزیز عبدالستار عرصہ دس یوم سے بعارضہ بخار و معدہ کی خرابی بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ حبیب الرحمٰن صاحب بھیرہ کو گرنے سے سخت چوٹ آئی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔
(ماسٹر فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی گورنمنٹ سکول بھیرہ)

۳۔ میرے والد صاحب عرصہ ۲ ماہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ حالت بہت خطرناک ہے۔ میں یہ حضرت مسیح موعود اور درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ میرے والد کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے
(ناصر احمد طاہر گورنمنٹ ہائی سکول بخش خان)

۴۔ میرا لڑکا نور الحق اور اس کی والدہ کئی دنوں سے علیل چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔
محمد عبدالحق مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ

۵۔ میرے بھائی عبدالغنی بٹ احمدی آف پسرور عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(حکیم محمد عبداللہ احمدی ولدم تلاڈی سیالکوٹ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کل دو آرڈی ننس جاری کئے جا رہے ہیں ان آرڈی ننسوں کے مطابق یونین کونسلوں یونین کمیٹیوں ۔ اور ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور میونسپل کمیٹیوں کے نائب چیئرمینوں کو تحریک عدم اعتماد کے ذریعے علیحدہ کیا جا سکے گا ان آرڈی ننسوں کی گورنر کی کابینہ نے منظوری دے دی تھی کابینہ نے کل دو مسودات قانون کی منظوری بھی دی جو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کئے جائیں گے، یہ بل کمسن مجرموں اور لاوارث و بے آسرا بچوں کو معاشرہ کا مفید رکن بنانے سے متعلق ہیں۔

● لاہور ۲۲ر اکتوبر: مسٹر عبد الصبور وزیر مواصلات نے کہا ہے کہ بھارتی فوج نے آزاد کشمیر کے علاقہ چکوٹ میں جو جارحانہ کارروائی کی ہے وہ جنگ بندی کے معاہدے کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ آپ نے کہا پاکستان ایسی صورت حال کے مقابلے میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتا وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے گا۔

مسٹر صبور ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے کہا آزاد کشمیر پر حملہ ہونے کی صورت میں پاکستان اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لائے گا پاکستان بھارت کے جارحانہ عزائم سے آگاہ ہے اور وہ عزم صمیم کے ساتھ ہر صورت حال کا مقابلہ کرے گا۔

● لاہور ۲۲ر اکتوبر۔ ۲۲ر اکتوبر صدر ایوب نے مغربی ممالک کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس امر کا امکان موجود ہے کہ پاکستان بھارتی جارحیت کے خدشہ کے پیش نظر چین کے ساتھ دفاعی اتحاد کرے صدر مملکت برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز کو انٹرویو دے رہے تھے۔

صدر ایوب نے اس امر کی جانب بھی اشارہ کیا کہ امریکہ کی جانب سے زبانی یقین دہانیاں امداد نہ دینے کی دھمکیاں پاکستان کو مطمئن یا مرعوب نہیں کر سکتیں آپ نے کہا بھارت کو ملنے والی مغربی ممالک کی فوجی امداد سے پیدا شدہ صورت حال کو پاکستان خاموش تماشائی کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتا۔ اخبار مذکور کے نمائندے کے کہنے کے مطابق صدر ایوب نے جس وقت برطانیہ اور امریکہ کے رویہ کا ذکر کیا تو ان کے لہجے سے صاف ظاہر تھا کہ انہیں ان ممالک کے رویہ سے بہت دکھ پہنچا ہے صدر نے اس الزام کی تردید کی کہ پاکستان نے چین کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے اس کا مقصد مغربی ممالک پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنا ہے صدر نے کہا مغربی ممالک کے رویے نے پاکستان کے دل میں مغربی ممالک کے ارادوں کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں اور وہ محسوس کرنے لگا ہے کہ یہ ممالک اپنی سیاسی مصلحتوں پر پاکستان کے مفادات کو قربان کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

● کراچی ۲۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے مابین عنقریب ایک نئے معاہدے کے بارے میں بات چیت شروع ہو رہی ہے اس معاہدے کے تحت افغانستان کو پاکستان کے راستے سامان درآمد کرنے کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی حکومت پاکستان اسی نوعیت کے موجودہ معاہدے کی جگہ نئے معاہدے کے لئے بات چیت پر رضامندی کا پہلے ہی اظہار کر چکی ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ معاہدے کی شرائط کے مطابق اس کی تنسیخ کے لئے کسی ایک فریق کی جانب سے چھ ماہ کا نوٹس لازمی ہے یہ پانچ سالہ معاہدہ آئندہ سال اپریل میں ختم ہو رہا ہے باخبر ذرائع کے مطابق نیا معاہدہ موجودہ سمجھوتے کی معیاد ختم ہونے سے پہلے طے ہو جانا چاہیئے تھا تاکہ افغانستان کے درآمدی مال کی نقل و حمل میں تاخیر نہ ہو یہ امر قابل ذکر ہے افغانستان کو پاکستان کے رستے اپنا درآمدی سامان منگانے کے لئے خاص سہولتیں حاصل ہیں اس مقصد کے لئے دونوں ملکوں کے درمیان ریل بھی چلائی جاتی ہے

● ماسکو ۲۲ر اکتوبر۔ روس کی فضائی کمپنی کے ایک ذمہ دار افسر نے ایک بیان میں کہا کہ روس کی فضائی کمپنی (ایروفلوٹ) کے طیارے نومبر کے وسط تک ماسکو سے کراچی اور وہاں سے دہلی، رنگون۔ کولمبو اور جکارتہ جانا شروع ہو جائیں گے آپ نے کہا روس اور پاکستان کے ہوائی معاہدے سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔ روس کے طیارے چھوٹے سے چھوٹے راستے سے مشرق بعید تک پہنچ جایا کریں گے اس طرح پاکستانی طیارے ماسکو سے گزر کر کئی ملکوں کو جا سکیں گے۔ آپ نے کہا ان سروسوں کے قیام کی وجہ سے روس اور پاکستان کے اقتصادی اور تجارتی تعلقات بھی مضبوط ہو جائیں گے۔

● پیرس ۲۲ر اکتوبر۔ کل مراکشی فوجوں نے الجزائر کے ہیلی کاپٹر کو زبردستی اپنے علاقے میں اتار لیا پیرس کے امریکی سفارتخانہ نے اس کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ جہاز میں عملہ کے کل نو آدمی سوار تھے جن میں سے پانچ مصری ہیں۔ مراکش کا ایک فوجی جہاز فوراً موقع پر پہنچ گیا اور الجزائری طیارہ کے مصری افسروں کو اس میں بٹھا کر مراکشی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا گیا۔

دریں اثنا مراکشی وزیر اطلاعات مسٹر ہادی ابو طالب نے اس اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ الجزائری ہوائی جہاز کے عملہ کے نو ارکان میں سے پانچ مصری افسر ہیں اور پوچھ گچھ کرنے کے لئے انہیں رباط لے جایا جا رہا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ورکشاپ ڈویژن مغلپورہ میں ٹریڈ اپرنٹس کی بھرتی کے لئے پاکستان کے شہری امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ۶۰ فیصد اسامیاں ریلوے ملازمین یا سابق ریلوے ملازمین کے بیٹوں یا ان کے زیر کفالت بھائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ والدین / سرپرستوں کو اس امر کی ضمانت دینا ہوگی کہ اپرنٹس بشرط ضرورت تربیت کے کامیاب اختتام پر ریلوے میں کم از کم چار سال ملازمت کرے گا

اسامیاں:- ۱۲۵

وظائف:- چار سال کی اپرنٹس شپ کے دوران امدادی الاؤنس ۲۰/- روپے ۲۵/- روپے ۳۰/- روپے اور ۳۵/- روپے سال اول دوم سوم اور چہارم میں علی الترتیب دیا جائے گا مہنگائی الاؤنس سال اول میں یہ رقم تقریباً ۴۹ روپے ماہوار ہوگی) قواعد کے تحت ہوگا۔

اہلیت:- امیدوار مڈل سکول امتحان یا اس کے برابر پاس ہو

عمر:- ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو ۱۵۔ اور ۱۸ سال کے درمیان

درخواستیں مجوزہ فارموں پر دی جائیں جو ڈویژنل / ایگزیکٹو ڈویژنل دفاتر پی ڈبلیو ریلوے سے ۲۵ پیسے کے عوض نزدیکی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کا تعارفی کارڈ برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس پی ڈبلیو ریلوے مغلپورہ ٹریننگ مغلپورہ دکھانے پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر طرح مکمل درخواستیں جن کے ساتھ تعلیمی اہلیت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول جو کسی منظور شدہ سکول کی طرف سے ہوں آخری امتحان میں حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل جو متعلقہ ہیڈ ماسٹر کی تصدیق کردہ ہو کسی گزیٹڈ آفیسر سے شہریت کا تصدیقی سرٹیفکیٹ جس میں متعلقہ ضلع یا ڈویژن یا تقسیم کے بعد جہاں آباد ہوئے کا ذکر ہو اور ریلوے ملازمین کے بیٹے ہونے وغیرہ ہونے کا رشتہ داری کا ثبوت معہ پاسپورٹ سائز کے دو عدد فوٹو جو گزیٹڈ آفیسر یا مجسٹریٹ درجہ اول کی تصدیق کردہ ہوں ۲۰ر نومبر ۶۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

نوٹ:- زیر کفالت بھائی کی صورت میں اس امر کا واضح ثبوت کہ درخواست دہندہ کا باپ زندہ نہیں ہے اور وہ کلی طور پر اپنے بھائی کے زیر کفالت ہے اگر امیدوار کا باپ / دادا ریلوے کی ملازمت میں نہیں ہے تو اس امر کا واضح ثبوت کہ (i) وہ ڈسپنسری اور اپیل رولز کے تحت ملازمت سے برخواست نہیں ہوا تھا (ii) وہ گریجویٹی یا پراویڈنٹ فنڈ سے سپیشل کنٹری بیوشن حاصل کر سکتا ہے۔

خاص مراعات:- جو امیدوار (i) شیڈول کاسٹ (ii) مغربی پاکستان کے قبائلی علاقہ معہ مشمولہ ریاستوں (iii) مستقل باشندگانِ آزاد کشمیر گلگت ایجنسی۔ بلتستان۔ یا ریاست جموں و کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان کے کسی علاقے میں آباد ہو گئے ہوں۔ (IV) مغربی پاکستان کے علاقہ ماسوائے علاقہ ڈیرہ غازی خاں سے تعلق رکھتے ہوں کو عمر میں ۳ سال کی رعایت دی جائے گی۔ جن امیدواروں کی درخواستیں منظور ہوں انہیں انٹرویو کے لئے بلانے سے پہلے ذیل کے مضامین میں تحریری امتحان پاس کرنا ہوگا۔

(i) آسان انگریزی } مڈل کے معیار تک
(ii) آسان حساب

دیگر تمام درخواستیں فائل کر دی جائیں گی اور اس سلسلے میں کوئی خط و کتابت نہ ہوگی سفارش وغیرہ کرنے والے امیدواروں کو مسترد کر دیا جائے گا۔

تحریری ٹسٹ اور انٹرویو کے لئے آنے والے امیدواروں کو سفر خرچ نہیں دیا جائے گا۔ انہیں لاہور میں ایک دن قیام کرنا ہوگا۔ جس کا وہ مکمل انتظام کر کے آئیں۔

(کے ڈی۔ قدوائی)

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ورکشاپس پی ڈبلیو ریلوے مغلپورہ

سامراجی ہتھکنڈوں نے جمعیت اقوام کو موت کی نیند سلا دیا تھا

طاقت کے نشہ میں چور ہو کر بھارت نے اقوام متحدہ کے منشور کو بے اثر بنا دیا ہے۔ اے ٹی ایم مصطفیٰ

کراچی ۲۳ر اکتوبر۔ مرکزی وزیر تعلیم جناب اے ٹی۔ ایم مصطفیٰ نے آج امریکہ کو بھارت کے سامراجی منصوبوں سے خبردار کیا ہے انہوں نے کہا کہ بھارت کے سامراجی عزائم سے اقوام متحدہ کا وقار کم ہوتا جا رہا ہے آپ اقوام متحدہ کی اٹھارھویں سالگرہ کے موقع پر یہاں ایک مجلس مذاکرہ کا افتتاح کر رہے تھے۔ جس کا اہتمام پاکستان کی بین الاقوامی امور کی اسلامی کونسل نے کیا تھا۔

جناب اے ٹی ایم مصطفیٰ نے کہا کہ اقوام متحدہ سے ہی ایسے نظام کی امید کی جا سکتی ہے۔ جس میں دنیا بھر کے لوگوں کو امن اور انصاف کی ضمانت مل سکے۔ آپ نے کہا کہ بھارت نے اقوام متحدہ کے اس نظریہ کو ادکار دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قرار داد کے باوجود ابھی تک کشمیر کا مسئلہ حل طلب ہے۔ طاقت کے نشہ نے بھارت کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے، اور اس کے نزدیک انصاف، اصول جہاں تک کہ امن عالم کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ بھارت نے قوموں کے حق خود اختیاری کی زبانی طور پر حمایت کرتا ہے لیکن وہ یہی حق کشمیری عوام کو دینے کو تیار نہیں ہے آپ نے کہا کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں جو ناجائز کارروائیاں کی ہیں ہر غیر جانبدار ملک ان کی مذمت کرے گا۔ جناب مصطفیٰ نے کہا کہ بھارت نے نئے نئے ہتھکنڈے استعمال کر کے پرانے سامراجیوں کو بھی مات کر دیا ہے اس نے سلامتی کونسل کی قرار دادوں کو ہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ کے منشور تک کو بے اثر کر دیا ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے یہ کوئی اچھا شگون نہیں کہ آپ نے کہا کہ ایسے ہی ہتھکنڈوں نے جمعیت اقوام کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس نے ہمیشہ بین الاقوامی اصولوں کا احترام کیا ہے۔ پاکستان ان اقوام کا حامی رہا ہے۔ جو غلامی سے نجات پانے کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں اور وہ آئندہ بھی اسی پالیسی پر کاربند رہے۔

چھنگ نیسی لائن کے بھارتی علاقہ میں کرفیو

راولپنڈی ۲۳ر اکتوبر باخبر ذرائع کے مطابق خط متارکہ جنگ سے ملحقہ بھارتی علاقوں میں چوبیس گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ایک اور ذریعے نے بتایا ہے کہ بھارتی فوجی حکام نے اپنی فضائی فوجی طاقت میں زبردست اضافہ کرنے کی خاطر وادی توی میں ایک ہوائی اڈہ بھی تعمیر کر لیا ہے۔ حال ہی میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ بھارت نے بھاری تعداد میں فوجیں جمع کر دی ہیں اور اجتماع کی رفتار تیز تر کر دی گئی ہے۔ پورے علاقہ میں خندقیں کھود دی جا چکی ہیں، اور فوجوں کی سپلائی میں اضافہ کر دیا گیا ہے مبصرین نے کہا ہے کہ بھارت کی یہ تمام جنگی تیاریاں "معنی خیز" ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق تمام جنوبی سرحدی علاقہ سے مقامی باشندوں کو نکال دیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے دوسرے علاقوں سے بھی باشندوں کو نکالنے کے لئے سرگرمیاں تیزی سے جاری ہیں۔

سپیکر کا انتخاب آئندہ اجلاس میں ہوگا

لائلپور۔ ۲۳ر اکتوبر۔ قومی اسمبلی کے قائمقام سپیکر مسٹر محمد افضل چیمہ نے بتایا ہے کہ اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں سپیکر کا انتخاب کیا جائے گا یہ اجلاس ۲۵ر نومبر کو ڈھاکہ میں شروع ہو رہا ہے۔ مسٹر محمد افضل چیمہ راولپنڈی روانہ ہونے سے پہلے لائلپور ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے سپیکر کے عہدے کے لئے امیدواروں کے نام بتانے سے معذوری ظاہر کی۔

بسوتولینڈ ۱۹۶۵ء میں آزاد ہوگا

مسیرو بستوٹو ۲۳ر اکتوبر۔ ایک دستوری کمیشن کی سفارشات کے مطابق جنوبی افریقہ کے وسط میں واقع برطانوی نوآبادی بسوتولینڈ کی ۱۹۶۵ء میں آزاد کر دیا جائے گا۔

ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار اصحاب کی خدمت میں گذارش

رسالہ "انصار اللہ" کے بہت سے خریدار اصحاب کا چندہ سالانہ ختم ہے۔ ازراہ مہربانی انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر رسالہ کا چندہ ادا فرما دیں۔

(منیجر رسالہ انصار اللہ)

نمائندگان شوریٰ انصار اللہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر مجلس شوریٰ بھی انشاء اللہ منعقد ہوگی جس میں ہر مجلس انصار اللہ کی نمائندگی ضروری ہے۔ تمام ایسی مجالس انصار اللہ جنہوں نے ابھی تک اپنے نمائندگان کا انتخاب کروا کر مرکز میں نہیں بھجوایا ان سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر انتخاب کروا کر مرکز میں اطلاع دیں۔

ہر بیس ارکان پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا ناظم اعلیٰ / ناظم / زعیم اعلیٰ / زعیم بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح

۲۵ر اکتوبر قبل از نماز جمعہ ساڑھے ۸ بجے صبح

احاطہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ، اطفال کے علاوہ انصار اور خدام سے بھی شمولیت کی درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

علم انعامی اطفال الاحمدیہ اور اجتماع

اس سال اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر (۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر) بہترین کام کرنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ کو "علم انعامی اطفال الاحمدیہ" دیا جائے گا اس تقریب کے لئے اطفال زیادہ سے زیادہ تیاری کریں موجودہ موسم کے پیش نظر اطفال اپنے ہمراہ سویٹر وغیرہ لے کر آئیں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع پر تشریف لانے والے خدام و اطفال سے گزارش

جیسا کہ احباب کو علم ہے خدام و اطفال کے مرکزی سالانہ اجتماعات مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں دوران اجتماع باہر سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام جامعہ احمدیہ کی نئی عمارت میں کیا گیا ہے آنے والے مہمان موسم کے مطابق بستر اپنے ہمراہ لاویں۔ نیز اپنے سامان کی بہتر حفاظت کی غرض سے مقفل سوٹ کیس یا اٹیچی کیس اپنے ساتھ لائیں۔ ۲۵ تاریخ سے قبل ربوہ پہنچنے والے دوست ۲۵ر کی صبح تک دار الضیافت میں ہی قیام فرماویں گے۔

(محمد اعظم منتظم قیام مہمانان اجتماع سالانہ)

ربوہ، احمد نگر، اور چنیوٹ کی مجالس انصار اللہ کے لئے

ضروری اعلان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ یکم، دو، تین نومبر ۶۳ء کو منعقد ہوگا اس اجتماع میں ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کی مجالس انصار اللہ کے سب اراکین لازمی طور پر شریک ہوں گے اس لئے ان مجالس کے انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شمولیت کے لئے تیار رہیں۔ البتہ وہ دوست جو واقعی شمولیت سے معذور ہوں مثلاً بیمار ہوں یا ان کو کوئی ایسا ضروری کام ہو جو ملتوی نہ کیا جا سکتا ہو وہ اجتماع سے قبل اپنے زعیم صاحب کی وساطت سے صدر محترم سے چھٹی حاصل کریں۔ زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ سب اراکین کو شمولیت کے لئے بار بار تحریک فرماتے رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مجلس انصار اللہ ضلع سرگودہا کے اجتماع کے موقعہ پر ۱۸ر اکتوبر ۶۳ء کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے میرے بیٹے عزیزم رشید احمد کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ جو زعیم مجلس انصار اللہ سرگودہا شہر مکرم ایم غلام رسول صاحب قمر ڈپٹی پوسٹ ماسٹر سرگودہا کی صاحبزادی عزیزہ بشریٰ بیگم سے ۵۰۰۰/- ہزار روپیہ حق مہر پر مقرر ہوا تھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

(چوہدری بہاول بخش چک ۶ شمالی سرگودہا)